حیاتِ شہید
ایک نظر میں

مولانا مفتی مزمّل حسین کاپڑیا، نائب مدیر اقرأ روضۃ الاطفال

شہید اسلام حضرت اقدس مولانا محمد یوسف لدھیانوی رحمۃ اللہ علیہ کی پوری زندگی کمالات سے عبارت تھی اور کوئی سال ایسا نہیں گزرا جس میں آپ کی نمایاں خدمات کو علمأ کرام نے خراج تحسین پیش نہ کیا ہو۔ قارئین کی سہولت کے لئے سن وار حضرت کی خدمات کا ایک جائزہ پیش خدمت ہے:

۱۹۳۲ء...... ولادت بمقام عیسٰی پور، ضلع لدھیانہ، والد کا نام چوہدری اللہ بخش تھا جو کہ حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہ سے بیعت تھے۔

۱۹۳۴ء......اس سال آپؒ کی والدۂ ماجدہ آپ کو عالم شیر خوارگی میں چھوڑ کر انتقال فرما گئیں۔

۱۹۴۴ء...... قاری ولی محمدؒ کے پاس قرآن کریم ناظرہ مکمل کیا اور اس عرصہ میں پرائمری کی تعلیم بھی مکمل کی۔

۱۹۴۵ء...... مدرسہ محمودیہ اللہ والا ضلع لدھیانہ میں مولانا امداد اللہ صاحب سے فارسی کی تعلیم حاصل کی۔

۱۹۴۶ء...... مدرسہ انوریہ میں عربی کتابیں پڑھنے کے لئے داخلہ لیا۔

۱۹۴۸ء......پاکستان کے قیام کے بعد ضلع ملتان میں منتقل ہو گئے اور وہاں مدرسہ رحمانیہ جہانیاں منڈی میں تعلیم کا سلسلہ دوبارہ جوڑا۔

۱۹۴۹ء...... مدرسہ قاسم العلوم فقیر والی ضلع بہاولنگر میں مولانا لطف اللہ شہیدؒ اور مولانا عبداللہؒ سے متوسطات کی تعلیم حاصل کی۔

۱۹۵۰ء...... جامعہ خیر المدارس ملتان میں خیر الاساتذہ حضرت اقدس مولانا خیر محمد جالندھریؒ کی زیر سرپرستی تعلیم کا آغاز کیا۔

۱۹۵۲ء...... موقوف علیہ کی تعلیم (بمعہ مشکوٰۃ شریف وغیرہ) کی تکمیل کر کے شاندار نمبرات سے کامیابی حاصل کی۔

۱۹۵۳ء...... دورۂ حدیث سے فراغت حاصل کی اور اوّل درجہ میں کامیابی حاصل کر کے دستار فضیلت حاصل کی۔

اس سال حضرت اقدس مولانا خیر محمد جالندھریؒ سے سلسلہ اشرفیہ امدادیہ صابریہ میں بیعت کی اور علوم ظاہریہ کے ساتھ علوم باطنہ میں بھی تدرج اور بلندی کا سلسلہ شروع ہوا، اور حضرت شہیدؒ نے اپنے آپ کو ہر اعتبار سے اپنے مرشد کے سپرد کر دیا۔

اسی سال آپ کا پہلا عقد ہوا۔

۱۹۵۴ء...... دورۂ حدیث سے فراغت کے بعد دیگر علوم کی تکمیل کی۔

اسی سال اللہ تعالیٰ نے صاحبزادہ محمد سعید کی شکل میں فرزند عطا فرمایا۔

۱۹۵۵ء...... اپنے مرشد کے حکم سے روشن والا ضلع لائل پور (فیصل آباد) کے مدرسہ سے تدریس کا آغاز کیا اور وہاں دو سال تک ابتدائی عربی کتب سے لے کر مشکوٰۃ شریف تک تقریباً تمام ہی کتب پڑھائیں۔

۱۹۵۷ء...... مدرسہ احیاءُ العلوم ماموں کانجن ضلع لائل پور (فیصل آباد) میں مدرس کی حیثیت سے دس سال قیام پذیر رہے۔

اس عرصہ میں آپ نے مختلف علوم و فنون کی تدریس کے علاوہ تصنیف و تالیف کا سلسلہ بھی شروع کر دیا اور آپ کے مقالات و مضامین مختلف رسائل میں چھپنے شروع ہوگئے۔ ان رسائل میں ماہنامہ ''دارالعلوم'' دیوبند، ''ترجمان اسلام'' اور ماہنامہ ''بینات'' خاص طور پر شامل ہیں۔

۱۹۶۲ء...... پہلی اہلیہ رحلت فرماگئیں۔

۱۹۶۳ء...... پہلا مضمون مولانا عبدالماجد دریا آبادی کی جانب سے "صدقِ جدید" میں قادیانیوں کی حمایت میں ایک شذرہ کے جواب میں تحریر فرمایا جو ماہنامہ "دارالعلوم" دیوبند میں دو قسطوں میں شائع ہوا۔

اس کے ساتھ ساتھ دارالعلوم کے مدیر نے انکار حدیث پر لکھنے کی فرمائش کی۔ یہ مضمون دارالعلوم دیوبند اور ترجمان اسلام میں شائع ہوا اور جمعیت علمائے اسلام نے کتابچہ کی شکل میں شائع کراکر تقسیم کیا۔

۱۹۶۴ء...... دوسرا عقد ہوا۔

۱۹۶۶ء...... حضرت اقدس مولانا سید محمد یوسف بنوری نور اللہ مرقدہ کے حکم پر اپنے مرشد کی اجازت سے اپنے مدرسہ سے ایک سال کی رخصت لے کر کراچی تشریف لائے جہاں آپ نے ماہنامہ بینات کے کاموں کے سلسلہ میں حضرت بنوریؒ کے معاون کے فرائض انجام دیئے۔

اس سال والد محترم کی خواہش پر حفظِ قرآن کی تکمیل کر کے رمضان المبارک میں والد صاحب کو قرآن کریم تراویح میں سنایا۔

صاحبزادہ محمد عتیق الرحمٰن لدھیانوی کی ولادت ہوئی۔

۱۹۶۷ء...... ایک سال بینات میں کام کرنے کے بعد آپ کا تقرر جامعہ رشیدیہ ساہیوال میں ہوا لیکن اس طرح سے کہ آپ مہینہ کے بیس دن جامعہ رشیدیہ میں تدریس کے فرائض انجام دیتے اور بقیہ دس دن کے لئے کراچی تشریف لاتے، ماہنامہ بینات کا کام دیکھتے، اور یہ سلسلہ سات، آٹھ سال چلتا رہا۔

۱۹۶۹ء...... والد محترم کے ہمراہ پہلے حج کی سعادت حاصل کی۔

۱۹۷۱ء...... صاحبزادہ محمد طیب لدھیانوی کی ولادت ہوئی۔

۱۹۷۲ء...... آپؒ نے علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھیؒ کی فارسی تصنیف کا ترجمہ "عہد نبوت کے ماہ و سال" کے عنوان سے شروع کیا۔

۱۹۷۴ء...... یہ سال تحریک ختم نبوت کے عروج کا تھا۔ حضرت اقدس مولانا سید محمد

یوسف بنوریؒ نے مجلس تحفظ ختم نبوت کی صدارت و امارت کی ذمہ داری سنبھالی تو حضرت لدھیانوی شہیدؒ کو بھی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دفتر ملتان طلب فرمالیا۔ بعد ازاں آپ نے اپنے آپ دفتر ختم نبوت ملتان اور ماہنامہ بینات کے لئے مختص کر دیا اور تدریس کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔

۱۹۷۵ء...... "سیرۃ عمر بن عبدالعزیزؒ" نامی کتاب کے ترجمہ کا آغاز۔

اس عرصہ میں آپ بیس دن ملتان دفتر ختم نبوت میں مجلس تحفظ ختم نبوت کے کام کے سلسلہ میں تشریف رکھتے اور دس دن کے لئے بینات کے کام کے لئے کراچی تشریف لاتے۔

۱۹۷۷ء...... اس سال حضرت اقدس مولانا محمد یوسف بنوریؒ کے انتقال کے بعد آپ مستقل طور پر کراچی منتقل ہو گئے اور ماہنامہ بینات کی مستقل ذمہ داری سنبھال لی۔

۱۹۷۸ء...... روزنامہ جنگ میں اسلامی صفحہ اقرأ کے آغاز کے ساتھ ہی آپ نے اس کی ذمہ داری سنبھالتے ہوئے اس میں مختلف مضامین کے ساتھ ساتھ "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کے عنوان سے ایک کالم کے ذریعہ عوام الناس کے مسائل کے جوابات لکھنے شروع کئے، یہ سلسلہ بے حد مقبول ہوا اور یہ آپ کی شہادت کے بعد بھی کئی ماہ تک چلتا رہا۔

اسی سال جون کے مہینہ میں آپ کی مشہور زمانہ کتاب "اختلاف امت اور صراط مستقیم" شائع ہو کر مقبول عام ہوئی۔

۱۹۸۰ء...... جامع مسجد فلاح فیڈرل بی ایریا کراچی میں امامت و خطابت کے فرائض انجام دینے کا آغاز فرمایا جو شہادت کے وقت تک جاری رہا۔

اسی سال حضرت اقدس شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا مہاجر مدنی نور اللہ مرقدہ نے، جن سے آپ نے حضرت اقدس مولانا خیر محمد جالندھریؒ کے وصال کے بعد تجدید بیعت کی تھی، خلافت عطا فرمائی، یہ خلافت نامہ جب حضرت شہیدؒ نے عارف باللہ حضرت ڈاکٹر عبدالحی عارفی نور اللہ مرقدہ کی خدمت میں پیش کیا تو

حضرت ڈاکٹر صاحبؒ نے اپنی جانب سے بھی آپ کو خلافت عطا فرمائی۔

۱۹۸۱ء...... صاحبزادہ مولوی محمد یحییٰ کی ولادت ہوئی۔

۱۹۸۲ء...... ہفت روزہ ''ختم نبوت'' کا آپ کی زیرِ ادارت آغاز ہوا۔

۱۹۸۵ء...... ''اقرأ ڈائجسٹ'' کی سرپرستی قبول فرمائی اور اس میں دیگر مضامین کے ساتھ ''مسائل کا حل'' نامی کالم تحریر فرمانا شروع کیا۔

رسالہ ''عصر حاضر احادیث نبویؐ کے آئینہ میں'' کی تالیف فرمائی۔

۱۹۸۸ء...... جامعہ علوم اسلامیہ بنوری ٹاؤن میں مفتی احمد الرحمٰنؒ کی خواہش پر دوبارہ تدریس کا آغاز کیا اور دورۂ حدیث شریف کا سبق شروع فرمایا۔

۱۹۸۹ء...... اس سال ستمبر کے مہینہ میں روزنامہ جنگ کراچی کے اسلامی صفحہ اقرأ میں شائع ہونے والے آپ کے کالم ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' سے منتخب سوالات کے مجموعہ کی پہلی جلد کی اسی نام سے اشاعت ہوئی۔

۱۹۹۰ء...... اس سال جون میں ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کی دوسری جلد شائع ہوئی۔

۱۹۹۱ء...... اس سال اگست میں ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کی تیسری جلد کی اشاعت ہوئی۔

۱۹۹۳ء...... اس سال اپریل میں آپ کی کتاب ''شیعہ سنی اختلافات اور صراط مستقیم'' شائع ہوئی۔

اسی سال مئی میں ردّ قادیانیت پر آپ کی مختلف تحریرات کے مجموعہ ''تحفہ قادیانیت'' کی پہلی جلد منظر عام پر آئی۔

۱۹۹۵ء...... اس سال جون کے مہینہ میں ماہنامہ بینات میں شائع شدہ مختلف اہم شخصیات سے متعلق تأثرات پر مشتمل مجموعہ ''شخصیات و تأثرات'' کی اشاعت ہوئی۔

اسی ماہ درود شریف پر مشتمل آپ کا مجموعہ ''ذریعة الوصول الیٰ جناب الرسول صلی الله علیه وسلم'' کے نام سے شائع ہوا۔

ماہ ستمبر میں ''آپ کے مسائل اور ان کا حل'' کی چوتھی جلد شائع ہوئی۔

۱۹۹۶ء...... اس سال فروری کے مہینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدحت

پر مشتمل آپ کی تالیف "اطیب النغم فی مدح سید العرب و العجم صلی الله علیه وسلم" شائع ہو کر منظر عام پر آئی۔
اسی سال آپ نے اقرأ روضۃ الاطفال ٹرسٹ کے بانی صدر حضرت مفتی ولی حسنؒ کے انتقال کے بعد اس ٹرسٹ کی صدارت قبول فرمائی۔
اسی سال ماہ اپریل میں آپ کی تصنیف "رسائل یوسفی" منظر عام پر آئی۔
۱۹۹۷ء...... اس سال مارچ کے مہینہ میں "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کی ساتویں جلد مرتب ہو کر منظر عام پر آئی۔
ماہ اگست میں "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کی آٹھویں جلد شائع ہوئی۔
اس سال ماہ دسمبر میں آپ کے مقالات کے مجموعہ مقالات یوسفی المعروف بہ "حسن یوسف" کی جلد اوّل کی اشاعت ہوئی۔
۱۹۹۸ء...... اس سال ترمذی شریف کے "ابواب الزہد" کی احادیث کے ترجمہ و تشریح پر مشتمل مجموعہ کی "دنیا کی حقیقت" کے نام کتابی شکل میں اشاعت ہوئی۔
اسی سال آپ نے حضرت جی مولانا محمد یوسف دہلویؒ کے مرتب کردہ دعوت و تبلیغ کے چھ اصولوں پر مشتمل احادیث کے مجموعہ کے ترجمہ کا آغاز بھی فرمایا۔
اسی سال ماہ اکتوبر میں "دنیا کی حقیقت" کی دوسری جلد کی اشاعت ہوئی۔
۱۹۹۹ء...... اس سال آپؒ نے دعوت و تبلیغ کے چھ اصولوں کے ترجمہ سے فراغت کے بعد اپنی آخری تصنیف حضرت العلامہ حافظ فضل اللہ تورپشتیؒ کی عقائد پر مشتمل کتاب "المعتمد فی المعتقد" کے ترجمہ کا آغاز فرمایا۔
اسی سال اگست میں "رجم" کے موضوع پر آپ کے مقالات "رجم کی شرعی حیثیت" کے عنوان سے اشاعت پذیر ہوئے۔
اسی مہینہ آپ کے مواعظ "اصلاحی مواعظ" کی پہلی جلد کی شکل میں شائع ہوئے۔
ماہِ نومبر میں "آپ کے مسائل اور ان کا حل" کی نویں جلد شائع ہو کر مقبول عام ہوئی۔
۲۰۰۰ء...... ۷/ مارچ کو آخری سفر حج کے لئے روانگی ہوئی اور اسی ماہ کے آخر میں حج کے

سفر سے واپس تشریف لائے۔
اسی سال مئی کے شروع میں آپ کے مقالات کے مجموعہ پر مشتمل کتاب "دور حاضر کے تجدد پسندوں کے افکار" کی ترتیب و تکمیل ہوئی، جو حضرتؒ کی شہادت کے بعد جون ۲۰۰۰ء میں شائع ہوئی۔
اس سال ۹ / مئی کو امیر المؤمنین ملا محمد عمر کی دعوت پر افغانستان کے تاریخی سفر پر روانگی ہوئی، جیش محمد ﷺ کے محاذوں کا دورہ فرمایا اور اگلے مورچوں پر شہادت کی تمنا اور دعا فرمائی، اور فائرنگ کی تربیت میں شرکت فرمائی۔
۱۶ / مئی بروز پیر کو عصر کے وقت سفر افغانستان سے کراچی واپسی ہوئی۔
۱۸ / مئی کو زیر ترجمہ کتاب "المعتمد فی المعتقد" کے صفحہ نمبر ۱۹۰ کا ترجمہ آخری دفعہ املا کرایا۔
۱۹ / مئی کو صبح ساڑھے دس بجے شہادت کا عظیم سانحہ پیش آیا۔
اسی دن عشاء کے بعد جامعہ علوم اسلامیہ میں نماز جنازہ ادا کی گئی۔
نماز جنازہ بعد نماز عشاء شیخ المشائخ خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمد صاحب مد ظلہ العالی نے پڑھائی۔
رات ڈیڑھ بجے جامع مسجد خاتم النبیین کے پہلو میں تدفین عمل میں آئی۔

............☆............